# ایگریمنٹ کینسل کرنے پر اضافی رقم لینا کیسا؟

**مجیب:** ابواحمد محمد انس رضا عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-1542

**تاریخ اجراء:** 12رمضان المبارک1444ھ/03اپریل2023ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

اگر کسی چیز کا بیعانہ مثلا پانچ لاکھ دیا ہوا تھا پھر دوسری پارٹی سودا کینسل کر دیتی ہے تو اس پر اضافی رقم جرمانہ کے طور پر لے سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں جب شرعاعقد مکمل و فائنل ہو گیا تو اب بلاوجہ شرعی کوئی ایک تنہا اپنی مرضی سے اسے ختم نہیں کر سکتا لہذا ایسی صورت میں اگر پارٹی سودا کینسل کرے تو دوسرے فریق کو یہ اختیار ہے کہ اس کا کینسل کرنا نہ مانے اور عقد کو مکمل ولازم جانے لیکن اگر پارٹی کے عقد ختم کرنے کو مان کر یہ چاہے کہ اس ختم کرنے کے جرمانے میں اس سے اضافی رقم لے تو یہ شرعاجائز نہیں ہے بلکہ سودا ختم ہونے کی صورت میں جو بیعانہ دیا تھا فقط وہی واپس لے سکتے ہیں، کیونکہ جرمانہ تعزیر بالمال ہے اور تعزیر بالمال منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا، ناجائز و حرام ہے۔

جرمانے کے ناجائز ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس صورت میں جو مال لیا جاتا ہے وہ مال والے کی رضامندی سے نہیں ہوتا اور دوسرے کی رضامندی کے بغیر اس کا مال لینے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے کہ یہ باطل طریقے سے مال کھانا ہے۔

قرآن پاک میں ہے﴿وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ترجمہ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔(سورۃالبقرۃ،پ2،آیت188)

سنن الدار قطنی میں ہے"لا یحل مال امرء مسلم الا عن طیب نفس"ترجمہ: کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی رضا کے لینا حلال نہیں ہے۔(سنن الدارقطنی،ج3،ص424،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت)

ردالمحتار میں ہے"لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی"ترجمہ: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ بغیر کسی سبب شرعی کے کسی کا مال لے۔(ردالمحتار، کتاب الحدود باب التعزیر، ج3، ص178، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

شرح نسائی شریف میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:"کان فی صدر الإسلام تقع العقوبات فی الأموال ثم نسخ۔"ترجمہ: شروع اسلام میں مالی سزائیں دی جاتی تھیں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ (شرح نسائی، کتاب الزکوۃ، عقوبۃ مانع الزکوۃ، ج5، ص16، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، حلب)

فتاوی شامی میں ہے"وفی شرح الآثار لامام الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ التعزیر بالمال کان فی ابتداء الإسلام ثم نسخ"ترجمہ: امام طحاوی علیہ الرحمۃ کی شرح الآثار میں ہے تعزیر بالمال اسلام کے ابتداء میں مشروع تھا پھر منسوخ کر دیا گیا۔(ردالمحتار، کتاب الحدود باب التعزیر، ج3، ص178، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اور منسوخ پر عمل کے حرام ہونے کے متعلق المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی میں ہے"والعمل بالمنسوخ باطل غیر جائز"ترجمہ: اور منسوخ پر عمل کرنا باطل ہے جائز نہیں ہے۔ (المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، کتاب القضاء، ج8، ص71، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فتاوی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں:"جرم کی تعزیر مالی جائز نہیں کہ منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل حرام ہے۔"(فتاوی رضویہ، ج19، ص506، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net